دنیا کے پانچ سب سے زیادہ آبادی والے ممالک	
ملک	دنیا کی آبادی کا فیصد
چین	19.4
ہندوستان	17.5
متحدہ امریکہ	4.5
انڈونیشیا	3.8
برازیل	2.8

دادا جی نے اخبار میں لکھے اعداد و شمار کو دکھاتے ہوئے کہا— دیکھو، سال 2011 میں مکمل مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی کل آبادی 1,21,0193422 ہے، جس میں 623724248 مرد اور 586469174 خواتین ہیں جب کہ سال 2001 میں یہ تعداد 1028737436 تھی۔اس میں 532223090 مرد اور 49651436 خواتین تھیں۔ ملک کی سب سے زیادہ آبادی اتر پردیش میں ہے۔ یہاں 19.95 لوگ رہتے ہیں۔ دوسرے مقام پر مہاراشٹر ہے جہاں 11.24 کروڑ لوگ آباد ہیں۔سب سے کم آبادی والی ریاست سکم ہے۔ یہاں 6.07 لاکھ لوگ ہی رہتے ہیں۔مرکزی زیر انتظام ریاستوں میں سب سے زیادہ آبادی چنڈی گڑھ کی ہے جہاں 1054686 لوگ رہتے ہیں اور سب سے کم آبادی لکشدیپ کی ہے جہاں 64,429 لوگ رہتے ہیں۔

تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد دادا جی پھر بولے— شرح آبادی کے نظریئے سے ہندوستان پوری دنیا میں چین کے بعد دوسرے مقام پر ہے۔ یہاں دنیا کی تعداد کا تقریباً 17.5% لوگ بستے ہیں۔ ہندوستان کی آبادی میں اضافے کی شرح 25.07% ہے۔سال 2001 سے 2011 کے دوران ہندوستان کی آبادی میں تقریباً 18.1 کا اضافہ ہوا ہے۔لیکن اطمینان بخش بات یہ ہے کہ پچھلی دہائی میں ہوئی اضافے کی شرح سے 3.90% میں کمی درج کی گئی ہے۔

اتر پردیش اور مہاراشٹر کی آبادی کا جوڑ پورے امریکہ کی آبادی سے زیادہ ہے۔

دادا جی نے ہندوستان کا نقشہ دکھاتے ہوئے کہا— پوجا چارٹ دیکھ کر بتاؤ تو سب سے زیادہ آبادی والی ریاست کون کون سی ہیں؟

پوجا نے ڈھونڈ کر بتایا— اتر پردیش، مہاراشٹر، بہار، مغربی بنگال اور آندھرا پردیش

دادا جی نے کہا— بہت اچھا، ہندوستان کی کل آبادی کی آدھی آبادی ان ہی پانچ ریاستوں میں رہتی ہے۔انہوں نے درج ذیل ٹیبل دکھا کر ریاست اور ان کی آبادی کا پتہ لگا کر بتانے کو کہا۔

ہندوستان کے 10 سب سے زیادہ آبادی والی ریاستیں			
ریاستیں	آبادی	ریاستیں	آبادی
۱.اتر پردیش	199581477	۶.مدھیہ پردیش	72597565
۲.مہاراشٹر	112372972	۷.تمل ناڈو	72138958
۳.بہار	103804637	۸.راجستھان	69621012
۴.مغربی بنگال	91347736	۹.کرناٹک	61130704
۵.آندھر پردیش	84665533	۱۰.گجرات	60383628
ذریعہ 2011-Census India			

کثافت کے لحاظ سے آبادی کی تقسیم بندی

پوجا نے کہا— دادا جی، ہمارے ملک کی سبھی ریاستوں کا رقبہ تو یکساں نہیں پھر کیا سبھی جگہ لوگوں کی آبادی ایسی ہی ہے؟

دادا جی نے کہا— نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں کثافت کے لحاظ سے آبادی کی تقسیم بندی غیر متوازن ہے۔ چونکہ میدانی علاقوں میں اچھی بارش اور آبپاشی کے علاوہ زندگی بسر کرنا پہاڑی علاقے کی بنسبت آسان ہے اس لئے عوامی سہولتیں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں زیادہ لوگ رہتے ہیں۔

ریاست کا نام	کثافت
بہار	1102
مغربی بنگال	1029
کیرل	859
اتر پردیش	828
ہریانہ	573
تمل ناڈو	555

پوجا نے پوچھا— دادا جی، چونکہ سوال کا جواب نہیں دیا گیا ہے اس لئے اسے مٹا دینا چاہئے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان فی مربع کیلومیٹر کتنے لوگ رہتے ہیں؟

دادا جی نے بتایا— 382 لیکن سال 2001 میں یہ آبادی 324 تھی۔ کثافت کے نظریئے سے بہار پہلے مقام پر ہے جہاں فی مربع کیلومیٹر میں 1102 لوگ رہتے ہیں جبکہ مغربی بنگال دوسرے مقام پر ہے۔ یہاں فی مربع کیلومیٹر 1029 لوگ بستے ہیں۔ اتر پردیش کی عوامی کثافت 828 ہے۔

پوجا نے پھر پوچھا۔ کیا گاؤں اور شہر دونوں میں لوگ یکساں طور پر رہتے ہیں؟

دادا جی بولے۔ نہیں، ہماری زیادہ آبادی گاؤوں میں بستی ہے لیکن حال کے برسوں میں شہری آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بہتر تعلیم اور علاج کی سہولت، روزگار کے زیادہ مواقع، حفاظت کی گارنٹی وغیرہ وجہوں سے لوگ شہروں کی طرف زیادہ متوجہ ہوئے جس کی وجہ سے شہری آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قصبے شہر میں اور شہر عروس البلاد میں بدلتے گئے ہیں۔ نتیجتاً آبادی کی کثافت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سب سے کم کثافت والی آبادی ارونا چل ریاست کی ہے جہاں 17 آدمی فی مربع کیلومیٹر میں بستے ہیں۔ میزورم میں 52 اور سکم میں 86 نفوس فی مربع کیلومیٹر رہتے ہیں۔

> بہار کا سب سے زیادہ کثافت والا ضلع شیوہر اور سب سے کم کثافت والا ضلع کیمور ہے۔
> یہاں بالترتیب 1882 اور 488 نفوس ہی فی مربع کیلومیٹر میں رہتے ہیں۔

پوجا نے پوچھا۔ کوہستانی علاقوں میں تو کم لوگ رہتے ہوں گے؟

دادا جی بولے۔ بالکل صحیح، اتراکھنڈ، جموں کشمیر، ہماچل پردیش اور زیادہ شمال مشرقی ریاستوں میں آبادی کی کثافت تو درمیانی پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ یہاں کا زیادہ تر خطہ اراضی کوہستانی ہے۔ آمدورفت میں دشواری، پہاڑی کٹے چھٹے پتھریلے خطہ اراضی، آبپاشی کا فقدان، کم اپجاؤ مٹی کی وجہ سے یہاں عوامی کثافت زیادہ ہے۔

سب سے گھنی آبادی گنگا کے وسطی میدانی علاقے (بہار، اتر پردیش، بنگال کے ڈیلٹائی علاقے اور کیرل کے ساحلی میدانی حصے میں ملتی ہے کیوں کہ یہاں مسطح میدان اور اپجاؤ مٹی ہے اور بارش بھی مناسب مقدار میں ہوتی ہے۔

پوجا نے پوچھا۔ کیا ہم مردم شماری ہر سال کرتے ہیں؟

دادا جی نے کہا۔ نہیں ہمارے ملک میں ہر دس برس پر مردم شماری ہوتی ہے اور اس کے اعداد و شمار شائع کر کے ان کا استعمال مختلف منصوبوں میں کیا جاتا ہے۔

مختلف دہائیوں کی آبادی میں اضافہ

دادا جی نے جدول دکھا کر پوچھا۔ بتاؤ، اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟

پوجا نے ٹیبل کو غور سے دیکھا اور بتایا کہ ہندوستان کی آبادی لگا تار بڑھ رہی ہے۔

مختلف مردم شماری سال میں آبادی	
مردم شماری سال	آبادی (کروڑ میں)
1901	23.84
1911	25.20
1921	25.13
1931	27.87
1941	31.86
1951	36.10
1961	43.92
1971	54.81
1981	68.33
2000	102
2011	121

دادا جی نے کہا— لیکن دھیرے دھیرے اضافے کی شرح میں کمی آرہی ہے اور یہ شرح پیدائش کو قابو میں رکھے جانے کی کوششوں کے نتیجے ہیں۔ اگر ہندوستان کی آبادی اسی رفتار سے بڑھتی رہی تو سال 2030 تک ہماری آبادی ایک ارب چالیس کروڑ کے پار ہوگی اور ہماری آبادی چین کی آبادی سے زیادہ ہوگی۔

آبادی میں تبدیلی

پوجا نے پوچھا— دادا جی، ہمیں تو ہمیشہ شہروں میں نئے مکان بنتے نظر آتے ہیں۔ نئے نئے لوگ بھی اس میں آکر رہنے لگتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

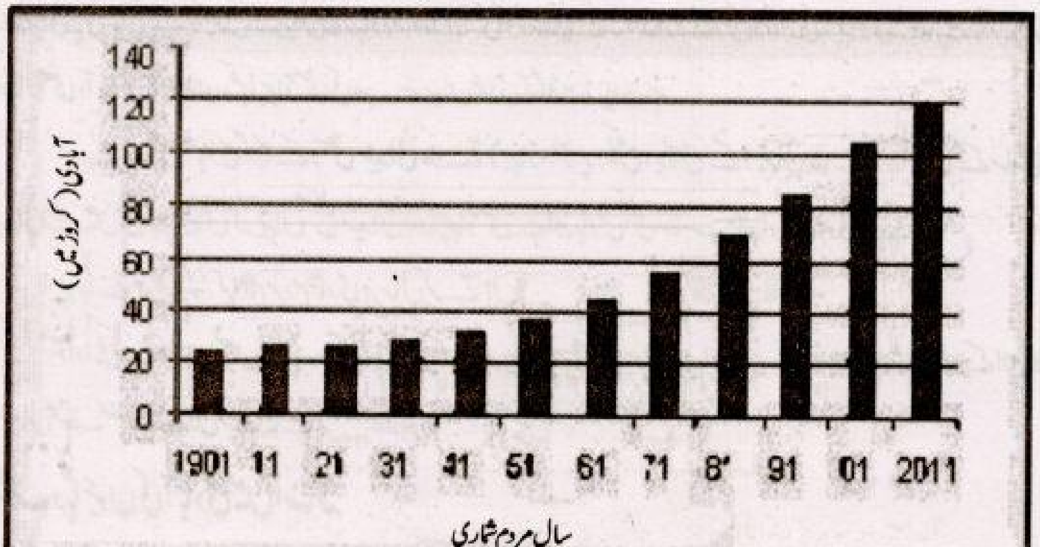

تصویر۔ 5.3 : ہندوستان میں کثرت آبادی کا ڈائیگرام

دادا جی بولے — دیکھو، اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ آبادی میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ خصوصی طور پر ایسا تین ہی وجھوں سے ہوتا ہے :

- شرح پیدائش
- شرح اموات
- منتقلی

شرح پیدائش : ایک ہزار لوگوں میں جتنے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے اسے شرح پیدائش کہتے ہیں۔ موجودہ شرح پیدائش 20.9 ہے۔

شرح اموات : ایک ہزار لوگوں میں جتنے لوگ مرجاتے ہیں اسے شرح اموات کہتے ہیں۔ موجودہ شرح اموات 47.5 ہے۔

شرح پیدائش اور شرح اموات کے درمیان فرق ہونے سے آبادی میں کثرت یا کمی ہوتی ہے۔ یہ آبادی کی قدرتی تبدیلی ہے جبکہ کئی وجھوں سے آبادی کا دوسری جگہ جا کر بس جانا منتقلی کی فہرست میں آتا ہے۔ ہندوستان میں کثرت آبادی کی ایک اہم وجہ شرح پیدائش رہی ہے کیوں کہ یہ ہمیشہ شرح اموات سے زیادہ رہی ہے۔ بڑھتی طبی سہولیات کی وجہ سے شرح اموات میں بھی تیز گراوٹ آئی ہے، جس کی وجہ سے آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔

پوجا نے پوچھا— آخر لوگ شہروں میں آ کر کیوں بس رہے ہیں؟

دادا جی نے کہا— مختلف وجوہات سے۔ چاہے تعلیم کی حصولیابی ہو یا طبی سہولیات، روزگار کے مواقع کی کثرت یا بنیادی سہولتوں کا فقدان۔ ان سبھی وجوہات نے انسان کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر آ کر بسنے کے لئے ترغیب دی ہے۔ ملک کے اندر کہیں بھی جا کر بسنے سے ملک کی آبادی پر اثر تو نہیں پڑتا لیکن اس ایک خصوصی خطے کی آبادی پر اثر پڑتا ہے جیسے دلی میں صنعتی فروغ کی وجہ سے بہار اور اتر پردیش کے بہت سے لوگ وہیں منتقل ہو رہے ہیں جسے سے دلی اور دوسرے شہروں کی آبادی بڑھ گئی ہے۔ دیہی علاقوں سے لوگ آ کر شہروں میں بس رہے ہیں جس سے شہری آبادی بڑھ رہی ہے۔ نتیجہ کے طور پر شہروں، قصبوں اور عروس البلادوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔

آبادی کا جنسی تناسب

فی ہزار مردوں پر خواتین کی تعداد 'جنسی تناسب' کہلاتی ہے۔

پوجا نے اخبار دکھا کر کہا— دادا جی، اس میں تو بہت ساری تصویریں مرد اور خواتین کی بنی ہیں۔ ایسا کیوں؟

دادا جی بولے— اس تصویر میں خواتین کی تعداد دکھائی گئی ہے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ 1000 مردوں پر خواتین کی

تعداد کتنی ہے؟ سال 2011 کی مردم شماری کے مطابق فی ہزار مرد میں 940 خواتین ہیں۔ سب سے زیادہ جنسی تناسب کیرل میں ہے یہاں 1000 مردوں پر 1084 خواتین ہیں۔ ہریانہ میں جنسی تناسب سب سے کم 877 ہے۔ اسی طرح بچوں کا جنسی تناسب میزورم میں 971، میگھالے میں 970، ہریانہ میں 830 اور دلی میں 866 ہے۔

بہار میں جنسی تناسب 916 ہے۔ یہاں کا سب سے زیادہ جنسی تناسب والا ضلع گوپال گنج ہے۔ سب سے کم جنسی تناسب والا ضلع بھاگلپور اور مونگیر ہے۔ ان سے متعلق اعداد وشمار کا پتہ کیجئے۔

پوجا— دادا جی، تب تو ہر جگہ خواتین کی تعداد مردوں کے تناسب میں کم ہے؟

دادا جی بولے— ہاں۔ گذشتہ برسوں میں خواتین کی گھٹتی تعداد گہرے تشویش کی بات ہے۔ اس کی بنیاد میں اسقاطِ حمل نسواں اور لڑکی پیدا نہیں ہونے دینے کی سوچ ہے۔ جہیز کی بڑھتی رسم بھی ایک وجہ ہے۔ ہمیں اس سوچ سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے بھی قانونی شکل سے اسقاطِ حمل نسواں کو جرم اعلان کر کے اس کے لئے سزا کا نظم بھی کیا ہے۔

پوجا کو ساری باتیں بڑی اچھی لگ رہی تھیں۔ اس نے دادا جی سے اگلا سوال کیا— دادا جی، اتنی بڑی آبادی میں پڑھے لکھے لوگ کتنے ہیں؟

دادا جی نے کہا— سال 2000 کی مردم شماری میں 7 سال سے اوپر کا شخص جو کسی زبان میں پڑھنا لکھنا جانتے ہیں انہیں خواندہ کی فہرست میں رکھا گیا ہے۔ ہندوستان میں 2011 میں کل شرح خواندگی 74.4% ہے۔ مردوں کی شرح خواندگی 82.14% اور خواتین کی شرح خواندگی 65.46 ہے۔ وہیں لڑکیوں میں سب سے زیادہ شرح خواندگی کیرل میں 91.98% ہے جب کہ لڑکیوں کی سب سے کم خواندگی راجستھان میں 52.66% ہے۔ بہار میں 73.39% مرد اور 53.33% خواتین خواندہ ہیں۔

ہندوستان میں سب سے زیادہ خواندگی والی ریاست کیرل ہے۔ بہار میں شرح خواندگی 64% ہے جب کہ بہار میں سب سے زیادہ خواندگی روہتاس میں 75.59% اور سب سے کم خواندگی پورنیہ میں 62.49% ہے۔

پوجا بولی— دادا جی، تب تو ابھی بہت لوگوں کو تعلیم یافتہ کرنا ہے۔

دادا جی نے کہا— ہاں بیٹے! ایک تعلیم یافتہ اور بیدار شخص بہتر سماج کی تعمیر کر سکتا ہے۔ جب کہ خوبیاں وسائل انسانی کا ایک اہم فریق ہے جو تعلیم سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے آدمی میں تکنیک کا فروغ ہوتا ہے اور مختلف وسائل کو وہ افادی وسائل میں تبدیل کرتا تو ہے ہی خود بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

مشقی سوالات

I. صحیح متبادل کا انتخاب کریں۔

ا. مردم شماری کی جاتی ہے—

(الف) ہر 20 سال پر (ب) ہر 10 سال پر

(ج) ہر 5 سال پر (د) ہر 2 سال پر

۲. انسان ایک وسیلہ ہے کیوں کہ—

(الف) ضرورت کی تکمیل کے لئے تکنیک کا استعمال کرتا ہے

(ب) دیگر اشیا کو وسائل کی شکل میں تبدیل کرتا ہے۔

(ج) صلاحیت کا استعمال کر کے دیگر وسائل کو مفید بناتا ہے۔

(د) مذکورہ سبھی

۳. ہندوستان میں سب سے زیادہ آبادی ہے—

(الف) مغربی بنگال کی (ب) بہار کی

(ج) اتر پردیش کی (د) مہاراشٹر کی

۴. ہندوستان آبادی کے نظریئے سے دنیا میں ہے۔

(الف) تیسرے مقام پر (ب) چوتھے مقام پر

(ج) پہلے مقام پر (د) دوسرے مقام پر

۵. پہاڑی حصے میں آبادی کم ہوتی ہے کیوں کہ۔

(الف) وہاں کافی گرمی ہے (ب) سہولیات کا فقدان ہے

(ج) شرح اموات زیادہ ہے (د) لوگ وہاں رہنا نہیں چاہتے

II. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

ا. انسان ایک اہم وسیلہ ہے۔ کیسے؟

۲. آبادی میں اضافے کو متاثر کرنے والے کون کون سے عوامل ہیں؟

۳. آبادی میں تبدیلی کن کن عوامل پر منحصر کرتی ہے؟

۴. خواتین جنسی تناسب کی شرح میں کمی کے اسباب کا جائزہ لیجیے۔

۵. میدانی حصوں میں کثافت زیادہ پائی جاتی ہے کیوں؟

۶. سال 2030 تک ہماری آبادی چین سے زیادہ ہوگی، ایسا کیوں ہوگا؟ سوچ کر لکھیے۔

۷. کوہستانی علاقے میں عوامی کثافت کم پائی جاتی ہے۔ کیوں؟

کچھ کرنے کو:

ا. ہندوستان کے نقشے میں سب سے زیادہ آبادی اور کم آبادی والی ریاستوں کو مختلف چارٹوں کے ذریعہ پیش کیجئے۔

۲. اپنے وارڈ کی کل آبادی کا پتا کرو اس میں 6-14 عمر کے بچوں کی آبادی بتاؤ اور لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد کا پتا کرو۔

پتا کیجئے :

ا. اپنے دادادادی، نانانانی، ماں باپ سے موجودہ رہائش پر بسنے کے اسباب کا پتا کیجئے اور لکھ کر کلاس میں پیش کیجئے۔

غور وفکر :

ا. اگر لڑکیوں کی تعداد اسی تناسب میں گھٹتی رہی ہے تو مستقبل کا معاشرہ کیسا ہوگا؟

۲. لڑکیوں سے خالی معاشرہ کیسا ہوگا؟

۳. ہریانہ میں شادی سے متعلق کیسے مسائل آرہے ہیں؟

۴. ملک کی آبادی لگاتار بڑھ رہی ہے تو ہندوستان کی ترقی پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

اکائی۔6

ایشیا

یہ آکاشوانی ہے۔اب آپ نارائن متل سے خبریں سنئے۔دنیا کے نقشے پر جنوبی سوڈان نامی ایک خود مختار ملک کا عروج ہوا ہے۔ یہ افریقہ براعظم کا 54 واں ملک ہے۔ ریڈیو پر جیسے ہی خبر راجو نے سنی وہ اپنی بڑی دیدی سے پوچھ بیٹھا۔ دیدی یہ براعظم کیا ہوتا ہے اور ہندوستان کس براعظم میں ہے؟ دیدی مسکرائی اور بولی۔ عظیم الشان خطہ اراضی جہاں مختلف قسم کی جغرافیائی تنوع پایا جاتا ہے، براعظم کہلاتا ہے۔ عام طور پر کئی ممالک اس کے تحت آتے ہیں۔ ہم لوگ ایشیا براعظم میں رہتے ہیں۔ راجو، آج میں تمہیں ایشیا براعظم کے بارے میں بتاتی ہوں۔

ایشیا دنیا کا سب سے عظیم ترین براعظم ہے۔اس براعظم میں دنیا کی سب سے زیادہ آبادی رہتی ہے۔ کرہ ارض کے سطحی حصے کا تقریباً 30% حصے پر ایشیا براعظم کا پھیلاؤ ہے۔ دنیا کی آبادی کی 60% آبادی یہاں رہتی ہے۔

انگلیوں پر کچھ جوڑ گھٹاؤ کر کے راجو بولا۔ تقریباً 400 کروڑ لوگ یہاں رہتے ہیں۔ یہی مطلب ہے نا، ہاں دیدی بولی۔ تمہیں تو خوب علم ہے راجو۔ اب ذرا اس نقشہ کو دیکھ کر ایشیا براعظم کی چوہدی بتاؤ تو جانیں۔ راجو دیوار پر ٹنگے نقشے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، دیدی ایشیا کے مشرق میں بحر الکاہل، مغرب میں یوروپ اور افریقہ براعظم اور جنوب میں بحر ہند اور شمال میں بحر آرکٹیک ہے۔ شاباش! تھوڑا اور بتاؤ۔ دیدی نے کہا۔ راجو جوش و خروش سے بتانے لگا۔ بحر احمر اور سویز نہر ایشیا کو افریقہ براعظم سے الگ کرتے ہیں۔ یوروپ میں یہ خاص کر یورال کوہستانی سلسلے کے ذریعہ الگ ہوتا ہے۔ ایشیا کو یوروپ سے کرنے والے میں ڈارڈنیلیس آبی معاہدہ، باسپورس آبی معاہدہ، مارمارا سمندر، کالا سمندر، بحیرہ کیسپین، یورال ندی کا بھی رول ہے۔

بڑی دیدی نے راجو کی پیٹھ تھپتھپائی اور کہا، راجو گلوب پر ایشیا براعظم کی صورت حال دیکھنے پر یہ مشرقی نصف کرہ میں خط استوا سے شمالی آرکٹیک بحر اعظم تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ 10^0 جنوب سے 80^0 شمال خط عرض البلد اور 20^0 مشرقی خط طول البلد سے مشرقی سمت کی جانب بین الاقوامی خط تاریخ کو پار کرتے ہوئے 170^0 مغربی خط طول البلد تک پھیلا ہوا ہے۔

دیدی نے اپنی انگلیوں کو گلوب پر گھماتے ہوئے کہا۔ راجو غور سے گلوب پر ایشیا کی وسعت کو دیکھتا رہا۔ دیدی نے آگے کہا راجو،

ایشیا براعظم کا رقبہ عظیم الشان ہے اس لئے یہاں طبعی اور آب وہوا سے متعلق تنوع پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ثقافتی رنگا رنگی کو قدیم زمانے سے ہی پنپنے اور وسعت پانے کا موقع ملا ہے۔ نقشہ کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے راجو بولا۔ دیدی، ایشیا کا ساحلی خطہ کافی کٹا پھٹا ہے۔ یہاں دریاؤں کا پانی مختلف خشکی حصے میں بہت اندر تک گھس گیا ہے۔ ہاں، دیدی بولی۔ اسی لئے تو یہاں کئی جزیرہ نما پیدا ہو گئے ہیں۔ عرب جزیزہ نما، ہندوستانی جزیزہ نما، ملئے جزیزہ نما، ہند چین جزیزہ نما، کم چٹکا جزیزہ نما، کوریا جزیرہ نما وغیرہ۔ انڈونیشیا، فلپینس، جاپان، تائیوان، شری لنکا وغیرہ بڑے بڑے جزیزے بھی ہیں جو خاص طور سے جنوب اور مشرق میں موجود ہیں۔

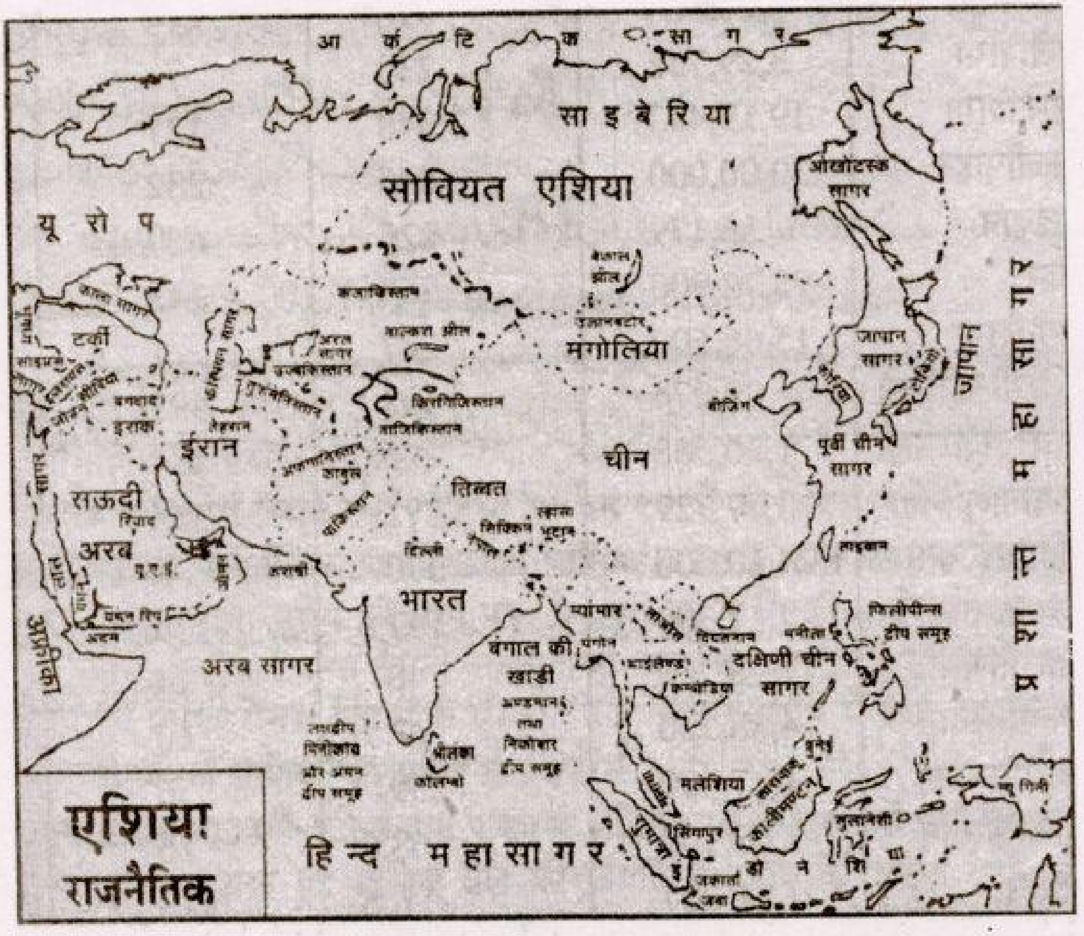

تصویر۔ 6.2 : ایشیا : سیاسی تصویر

> **سرگرمی**
> ایشیا کے نقشے پر پامیر کی گانٹھ سے جڑے سبھی کوہستانی سلسلوں، پٹھاروں کا خاکہ کھینچئے۔

دیدی۔ اب ذرا ایشیا براعظم کے خطہ اراضی کے بارے میں بتایئے نا۔ راجو نے گزارش کی۔ ہاں ہاں، کیوں نہیں۔ انتہائی عظیم الشان خطہ اراضی ہونے کی وجہ سے یہاں قدرتی بناوٹ میں بہت تنوع پایا جاتا ہے۔ یہاں پہاڑ، پٹھار، میدان سبھی پائے جاتے ہیں۔ اگر سٹیلائٹ سے حاصل تصویروں کو ہم دیکھیں تو ایشیا کے وسطی حصے میں عظیم الشان موڑ دار کوہستانی سلسلے ملتے ہیں۔ یہ سلسلے پامیر کے پٹھار سے مختلف سمتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے مغربی حصے میں جنوب مغربی ایشیا کے پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ یہاں آرمینیا کی گرہ بھی اہم مقام رکھتی ہے۔ پامیر کی گرہ سے جنوب مشرقی حصے میں ہمالیہ پہاڑ کے سلسلے تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ دنیا کا سب سے اونچا اور نیا کوہستانی سلسلہ ہے۔ اس کی سب سے اونچی چوٹی ماؤنٹ ایوریسٹ ہے۔ جو دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔ اس کی اونچائی 8848 میٹر ہے۔

ہمالیہ اور کون لون کوہستانی سلسلہ کے درمیان تبت کا عظیم پٹھار ہے۔ اسے دنیا کی چھت کہتے ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے اونچا پٹھار ہے۔ ایشیا براعظم کے جنوب میں عرب کے پٹھار اور مشرقی ہندوستان کے جزیرہ نما پٹھار انتہائی قدیم ہیں۔ زمین کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تعمیر ہوئی ہے۔ راجو چپ چاپ پوری توجہ سے سن رہا تھا۔ دیدی نے آگے کہا۔ راجو ایشیا کے جنوبی حصے میں اپجاؤ ندیوں کے میدان پائے جاتے ہیں اس میں جنوبی ہند کا عظیم ترین میدان بہت ہی اہم ہے۔ ہم لوگ بھی اسی علاقے میں رہتے ہیں۔ سچ مچ۔ راجو بول پڑا۔ کتنا اچھا ہے ہمارا یہ عظیم ترین میدان۔ راجو خوش ہوگیا۔ یہ ہم لوگوں کے لئے خوش قسمتی کی بات ہے کہ جنوبی ہند کا یہ عظیم ترین میدان جہاں ہم لوگ رہتے ہیں گنگا سندھ اور برہم پتر ندیوں کے ذریعہ لائی گئی مٹیوں سے بنا ہے۔ یہ انتہائی اپجاؤ علاقہ ہے۔ ہوانگھو ندی کے ذریعہ لائی گئی مٹی کے جمود سے مشرقی چین میں اپجاؤ میدان بنا ہے۔

> **دو ندیوں کے بیچ کی زمین کو دوآب کہتے ہیں۔**

> **سرگرمی**
> مقامی سطح پر دوآب علاقے کی شناخت کیجئے اور نام بتایئے۔

مغرب میں عراق کا میدان دجلہ اور فرات ندیوں کے دوآب میں پایا جاتا ہے۔ ایشیا براعظم کے شمالی حصے میں نشیبی زمین یا میدانی حصے پائے جاتے ہیں۔ یہاں زمین کی ڈھلان اتنی کم ہے کہ بحر آرکٹیک میں گرنے والی ندیاں یہاں دلدل بناتی ہیں۔ یہ خاص طور پر اوب، ینیسی اور لینا ندیاں کے ذریعہ بنا میدان ہے اور ہاں، ایشیا براعظم کی زمینی سطح کی ایک اور

سرگرمی

راجو اور اس کی دیدی کے درمیان ایشیا براعظم کے
بارے میں ہوئی گفتگو کے اہم نکات کو نوٹ کیجئے

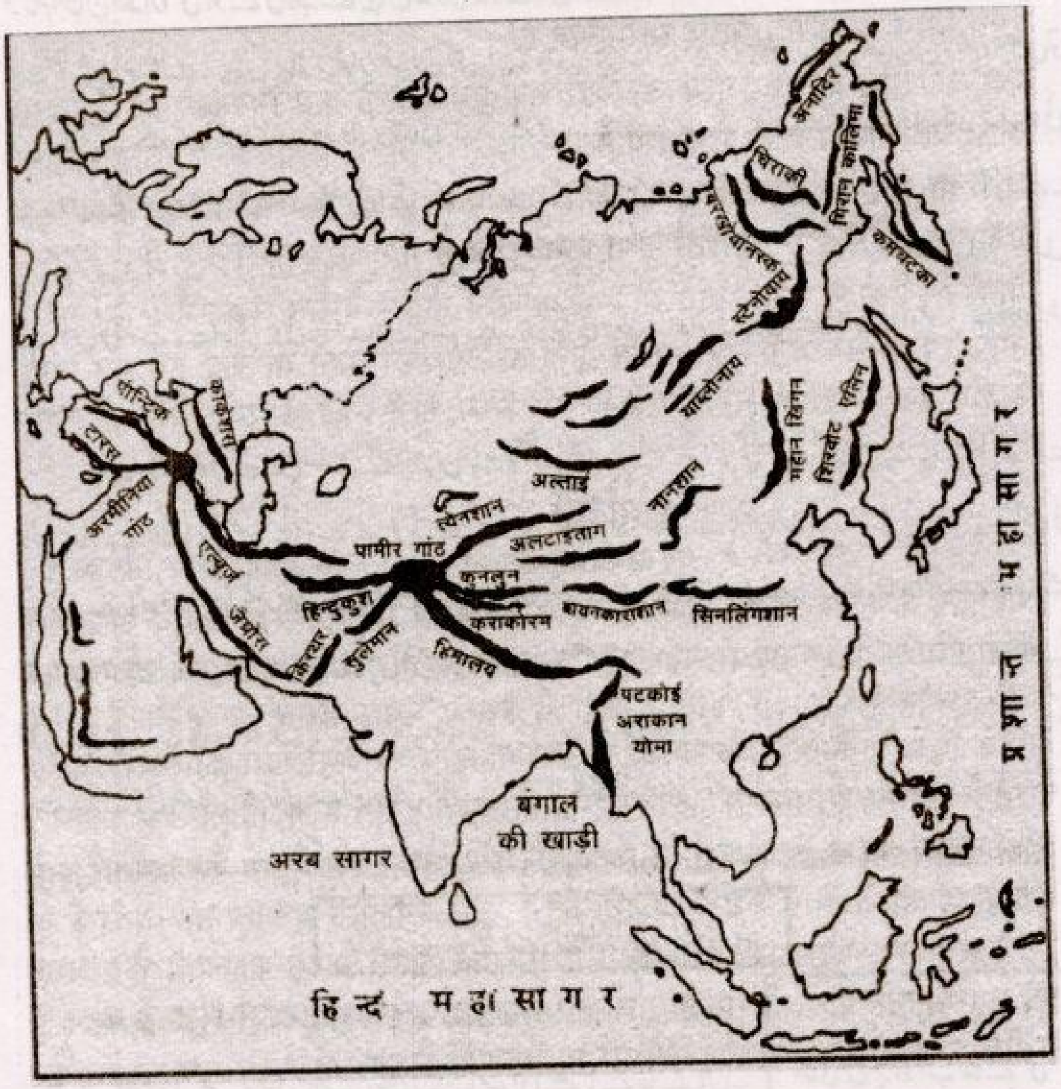

تصویر۔ 6.3 : پامیر گرہ اور نئے کوہستانی سلسلے

خوبی ہے۔ مشرق اور جنوبی مشرق کے دریاؤں وسمندروں میں جزیروں کے عظیم الشان سلسلے۔ جنوبی مشرق میں کئی چھوٹے چھوٹے جزیرے پائے جاتے ہیں۔ مشرق میں واقع جاپان کئی چھوٹے چھوٹے جزیروں کا گروپ ہے۔ ان جزیروں کی اہم خصوصیت ہے کہ ان پر کئی آتش فشاں پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی آتش فشاں پہاڑ تو فعال ہیں (آج بھی سرگرم عمل ہیں) تو کئی سکون کی حالت میں بھی۔ سمجھے راجو؟ راجو نے ہاں میں سر ہلایا۔ دیدی ایشیا براعظم کے بارے میں آپ تو بہت کچھ جانتی ہیں۔ راجو نے کہا۔ راجو اب اگلے دن تمہیں اور بھی باتیں بتاؤں گی۔ یہ کہہ کر دیدی کام میں لگ گئی۔ راجو بھی اپنی یادداشت اور سمجھ کی بنیاد پر اپنے نوٹ بک میں سنی اور سمجھی گئی باتوں کو نوٹ کرنے لگا۔

آب وہوا اور نباتات

اگلے دن موقع دیکھ کر راجو دیدی کے پاس جا بیٹھا۔ راجو کو آیا ہوا دیکھ کر دیدی نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایشیا کے بارے میں اور جاننا چاہتے ہو۔ پہلے بتاؤ تو صحیح کل میں نے کیا بتایا تھا؟ راجو نے وہ سب بتا دیا جو اس کی دیدی نے بتایا تھا۔ دیدی بہت خوش ہوئی اور راجو سے کہا کہ آج میں تمہیں ایشیا کی آب وہوا کے بارے میں بتاتی ہوں۔ راجو مستعد ہو کر بیٹھ گیا۔ دیدی کہنے لگی ایشیا براعظم کی آب وہوا میں کافی تنوع ہے۔ اسی براعظم میں سب سے زیادہ ٹھنڈا ملک اور سب سے گرم ملک تو پڑتا ہی ہے سب سے مرطوب اور سب سے خشک علاقے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس براعظم کے طول البلد اور عرض البلد میں کافی وسعت پائی جاتی ہے۔ سمندری سطح سے خشکی حصے کی دوری کافی ہے اس لئے مجمع الجزائر کی حالت پائی جاتی ہے۔ ایشیا کے شمالی حصے کی آب وہوا انتہائی ٹھنڈی ہے۔ روس واقع برکھویانسک کی درجہ حرارت تو 0^0-90 تک پہنچ جاتی ہے۔

> **جانکاری**
>
> سمندر سے زیادہ دوری کی وجہ سے سمندر کی یکساں وسعت مجمع الجزائر کہلاتی ہے۔ اس میں جاڑا زیادہ ٹھنڈا اور گرمی زیادہ گرم ہوتی ہے۔ اس میں روزانہ اور سالانہ درجہ حرارت میں تفریق ہوتی ہے اور سمندر سے دوری کی وجہ سے نم آلودہ ہوائیں یہاں تک پہنچتے پہنچتے خشک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہاں بارش خلاف توقع کم ہوتی ہے۔

باپ رے۔ اتنی ٹھنڈ، راجو بے ساختہ بول پڑا۔ دیدی مسکراتے ہوئے بولی۔ ارے سب سے گرم ملک مترادا، کویت ایشیا ہی میں ہے۔ لیکن جنوبی علاقے کی آب وہوا خوشنما ہے۔ یہاں زیادہ تر گرمی کا موسم رہتا ہے۔ جنوبی مشرق ایشیا میں

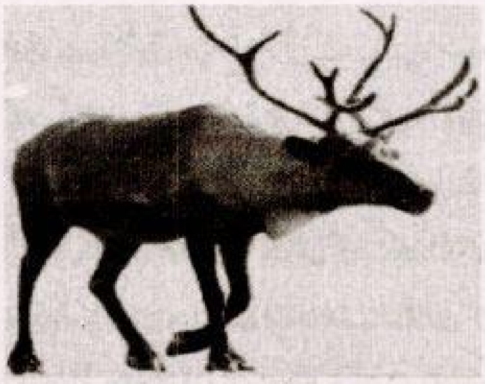

चित्र ६.३ : रेंडियर

تصویر6.4 : رینڈیر

مانسونی آب وہوا پائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ بارش کا علاقہ بھی یہیں پایا جاتا ہے۔ جبکہ جنوب میں بحیرہ روم کے نزدیک خط استوائی آب وہوا پائی جاتی ہے۔ راجو سنجیدگی سے دیدی کی باتوں کو سن رہا تھا۔ دیدی نے بات آگے بڑھائی۔ ایشیا میں مشرقی حصے کی آب وہوا، سمندر کی قربت سے متاثر ہے۔ یہاں گرمی کے بعد زیادہ بارش ہوتی ہے۔ ستمبر میں یہاں خطرناک طوفان چلتے ہیں جسے ٹائفون کہتے ہیں۔ اس علاقے میں گرم سمندری آبی سیلان کیوریشیو بہتا ہے۔ اس میں شمال کے ساحلی علاقے سے ٹھنڈا آبی سیلان آکر ملتا ہے جو آس پاس کے علاقے کی درجہ حرارت کو کافی کم کردیتا ہے۔ یہ آبی سیلان کیورائل نام سے جانا جاتا ہے۔ جہاں ٹھنڈے اور گرم آبی سیلان ملتے ہیں وہاں دونوں کے اشتراک سے گھنا کہرا چھایا رہتا ہے۔ لیکن یہ مچھلیوں کی کی پیداوار کی نشوونما کے لئے کافی موافق ہوتی ہے کیوں کہ اس میں پلینک ٹن نام کے باریک پودے کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جنہیں مچھلیاں بڑے مزے سے کھاتی ہیں۔ اس لئے یہاں بہت زیادہ مقدار میں مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

اچھا راجو بایوم کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ دیدی نے پوچھا۔ راجو چپ رہا۔

زمین اور آسمان کے درمیان موسم، نباتات، حیاتیات کی ملی جلی شکل کو بایوم کہتے ہیں۔ ایشیا میں اکثر سبھی طرح کے بایوم پائے جاتے ہیں۔ یہ سبھی ایک نظام میں شامل ہوتے ہیں۔ ایشیا کا ایک شمالی حصہ جو ٹنڈرا علاقہ کہلاتا ہے وہاں گھاس، کائی اور کئی چھوٹے چھوٹے پودے پائے جاتے ہیں۔ رینڈیر یہاں کا اہم مویشی ہے۔ کہتے ہوئے دیدی نے رینڈیر کی تصویر دکھلائی۔ راجو دلچسپی سے تصویر دیکھنے لگا۔ دیدی نے پھر راجو کی توجہ مبذول کی اور کہا یہ دیکھو نوکیلی دھار والا پیڑ۔ یہ ٹنڈرا علاقے کے جنوب میں ٹیگا جنگل کے علاقے میں ملتے ہیں۔ اس علاقے میں اسپروس، لارچ، فر وغیرہ نوکیلی پتیوں

تصویر6.5 : یاک

کے پیڑ ملتے ہیں انہیں نوکیلی دھار والے جنگل بھی کہتے ہیں۔ یہاں کے اہم مویشی لومڑی، سیل، مینک ہیں۔ اس سے جنوبی علاقے میں چوڑے پتوں والے اور نوکیلی پتیوں والے دونوں ہی طرح کے پیڑ ملتے ہیں۔ اس لئے اسے مخلوط جنگل کہتے ہیں۔ شمالی ایشیا کے اندرونی علاقوں میں جنگل دھیرے دھیرے گھاس کے میدان میں سما جاتے ہیں۔

معتدل آب وہوا گھاس کا میدان اسٹیپی گھاس کا میدان کہلاتا ہے۔ اس علاقے کا اہم مویشی بارہ سنگھا ہے۔ ایشیا کے جنوب مغربی اور شمالی وسطی (منگولیا) کے اندرونی حصے میں ریگستانی نباتات پائی جاتی ہیں۔ یہاں چھوٹے کانٹے دار موی چکنی پتیوں والی نباتات پائی جاتی ہیں۔ براعظم کے جنوب مغربی حصے میں عرب اور تھار کا گرم ریگستان ہے تو وسطی حصے میں گوبی اور تبت کا مرطوب ریگستان ہے۔ مرطوب پہاڑی حصے میں یاک اہم مویشی ہے۔ گرم ریگستان میں اونٹ اہم مویشی ہے۔ جسے ریگستان کا جہاز بھی کہتے ہیں۔ یہ مویشی کئی دنوں تک بغیر پانی پئے بھی رہ سکتا ہے۔ جنوبی ایشیا میں مانسونی جنگل پائے جاتے ہیں۔ یہاں سال، چندن، ساگوان جیسے کچھ مفید پیڑ ملتے ہیں۔ ہاتھی یہاں کا خاص مویشی ہے۔

شمال مشرقی ایشیا میں خلاف توقع ٹھنڈی آب وہوا ملتی ہے۔ اس لئے یہاں مرطوب جنگل پائے جاتے ہیں۔ ایشیا کے بالکل جنوبی حصے میں جہاں خط استوائی آب وہوا ہے وہاں خط استوائی جنگل پائے جاتے ہیں۔ یہ کافی گھنا ہے، اونچے اور چھتری نما شکل کے پیڑ پائے جاتے ہیں۔ نشیبی حصہ شاخاؤں سے بھرا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورج کی روشنی نشیب تک نہیں پہنچ پاتی اس لئے انہیں تاریک جنگل بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہاں گھنے جنگل ہوتے ہیں اس لئے سورج کی روشنی ان تک نہیں پہنچ پاتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر شاخوں میں سورج کی روشنی تک پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ کافی لمبے اور اونچے ہوتے ہیں۔ اس لئے پھاندنے والے جانور جیسے لنگور، بندر وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ یہ ہمارے ایشیا براعظم کی آب وہوا نباتات سے متعلق رنگارنگی ہے۔ اتنا کہہ کر دیدی نے راجو کا گال تھپتھپایا۔ آج اتنا ہی، کہہ کر دیدی اٹھ گئی۔ راجو بھی ایشیا براعظم کی ان رنگا رنگیوں کے بارے میں جان کر خوش ہوا۔

آبادی

راجو اگلے دن اسکول سے واپس لوٹتے ہی دیدی سے ملا اور بولا، دیدی آج ہمارے اسکول میں یوم عالمی آبادی کا انعقاد کیا گیا۔ تحریری مضامین اور پینٹنگ کا مقابلہ بھی ہوا۔ ہمارے ٹیچر نے بڑھتی آبادی کے برے اثرات بھی بتائے اور آبادی کم کرنے کے تئیں بیدار رہنے کو بھی کہا۔ ہمیں اپنے ملک اور براعظم کو آبادی کے دھماکے سے بچانا چاہئے۔ دیدی بولی، راجو تمہیں معلوم ہے

خصوصی مقام پر لینے والے باشندوں کے زندہ رہنے کی اوسط عمر زندگی کی آرزو ہے۔

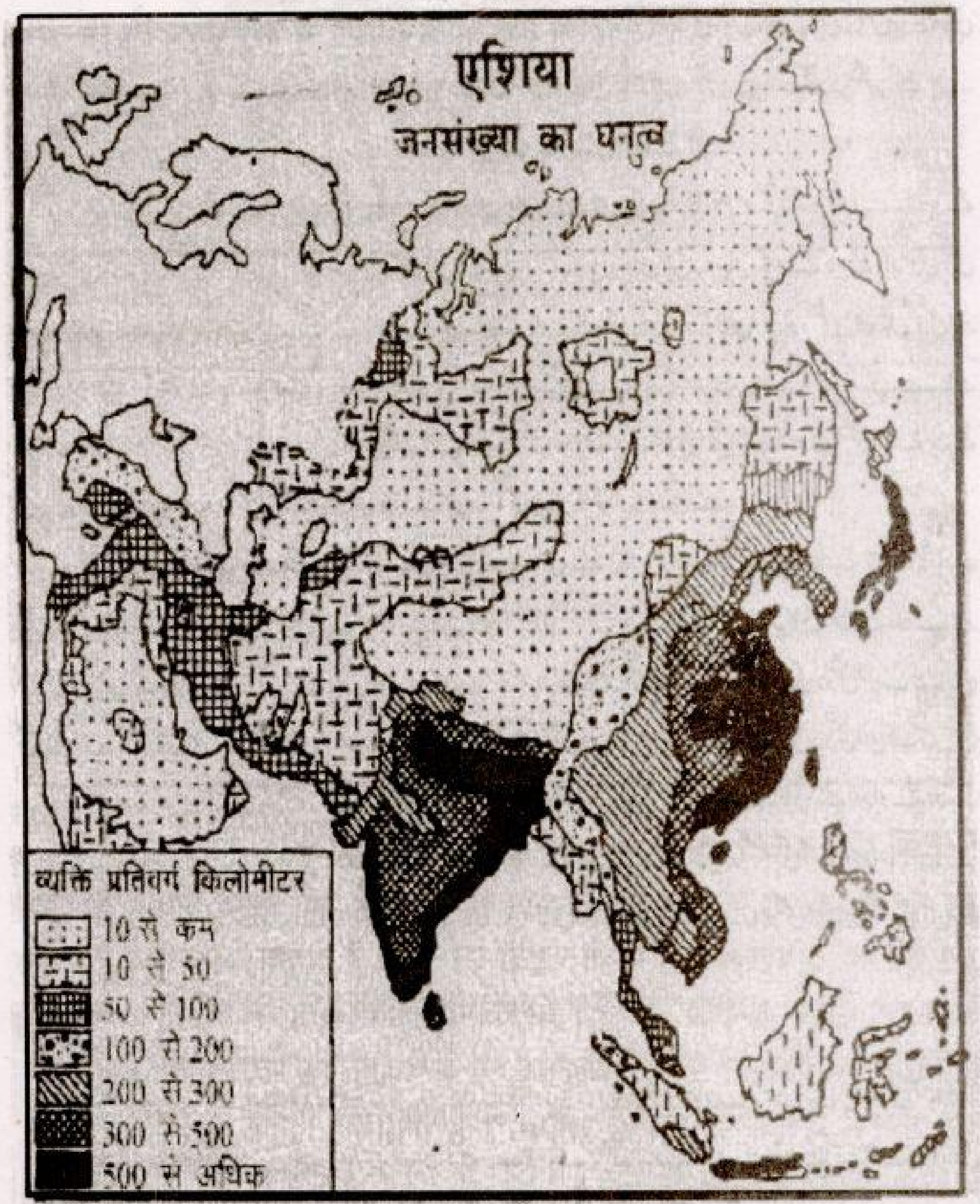

تصویر۔ 6.6 : ایشیا : قدرتی نباتات

کہ اپنے ایشیا میں رہنے والے لوگوں کی اگر انسانی سلسلہ بنایا جائے تو خط استوا پر وہ سو بار بنے گا۔ چین اور ہندوستان تو دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے ملک ہیں۔ ایشیا براعظم میں سب سے زیادہ آبادی پائے جانے کی وجہ سے ہی اسے 'انسان کا گھر' کہا جاتا ہے۔ اور ہاں، زندگی کی آرزو بھی سب سے زیادہ ایشیا براعظم کے جاپان میں پائی جاتی ہے۔ آبادی میں اضافہ ہونے کے بعد بھی مزیدار بات یہ ہے کہ کئی ایسے مقام ہیں

> مغربی ایشیا کے آٹھ اہم ممالک کی تنظیم سارک کہلاتی ہے۔ جنوبی ایشیائی علاقائی امداد باہمی تنظیم (سارک) کا قیام 1985 میں ہوئی تھی۔ اس کا ہیڈکوارٹر نیپال (کاٹھمانڈو) میں ہے۔ ہندوستان، نیپال، شری لنکا، بنگلہ دیش، پاکستان، بھوٹان، افغانستان، مالدیپ اس کے رکن ہیں۔

جہاں بہت کم انسان بستے ہیں اور کئی مقام ایسے ہیں جہاں کافی تعداد میں انسان بستے ہیں۔ ایشیا کی تقسیم آبادی کے نقشہ کو دیکھ لیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جنوب اور مشرق کے ساحلی علاقوں میں گھنی آبادی ہے۔ اس کے برعکس ایشیائی روس میں آبادی کافی کم ہے اور ہاں اس آبادی کے بٹوارے میں بھی مزیدار بات ہے کہ سنگاپور شہر کی سو فیصدی آبادی شہروں میں رہتی ہے تو اس کے برعکس بھوٹان میں 93 فیصدی لوگ گاؤں میں رہتے ہیں۔ ارے یہ تو بڑے مزیدار بات ہے۔ راجو درمیان میں ہی بول اٹھا۔

ہاں، آبادی کی اس شہری کاری کو ایسے بھی سمجھو راجو، یہ کہہ کر دیدی نے ایک خاکہ بنایا۔

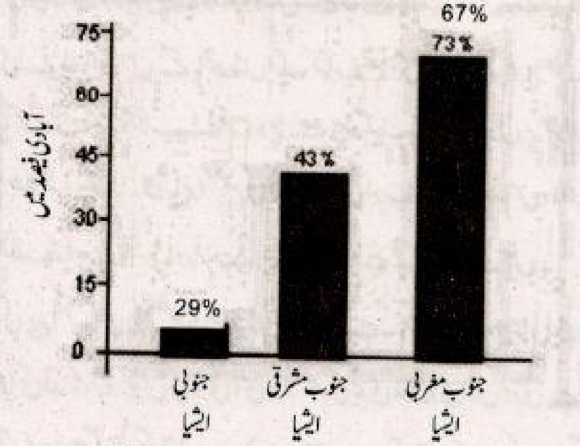

تصویر 6.7 : ایشیا کے مختلف حصوں میں شہری آبادی کی فیصد

راجو نے غور سے دیکھا اور کہا— دیدی اسے دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنوبی ایشیا کی کل آبادی کی 29 فیصدی کی ہی شہری کاری ہوئی ہے جبکہ جنوب مغربی ایشیا کی دوتہائی آبادی شہری ہے۔ بالکل ٹھیک۔ کہتے ہوئے دیدی نے راجو کی پیٹھ تھپتھپائی۔ لیکن دیدی، راجو نے اندیشہ ظاہر کیا۔ آبادی کی تقسیم بندی اور شہر کاری اتنا غیر مساوی کیوں؟

تمہارا سوال بالکل ٹھیک ہے۔ دیکھو، آب و ہوا، مٹی، پانی کی دستیابی وغیرہ آبادی کی تقسیم بندی کو متاثر کرتی ہیں۔ وہیں حمل و نقل، اطلاعاتی وسائل، صنعتی ترقی، روزگار کے ذرائع، شہری سہولیات وغیرہ شہر کاری کی تقسیم بندی کو متاثر کرتی ہیں۔

ہاں، یہ بات تو ہے۔ دیدی اپنے ہی محلے کے کئی لوگ تو نوکری کے لئے بڑے شہروں میں چلے گئے ہیں۔ راجو بولا۔

ہاں۔ دیدی نے حمایت میں سر ہلا دیا۔

راجو، آبادی میں اضافہ ہونے سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ایشیا براعظم کے 70 فیصدی لوگ کاشتکاری سے ہی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کاشتکاری بھی تقریباً روایتی طرز پر ہوتی ہے۔ اس لئے بڑھتی ہوئی آبادی کا گزر بسر مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آبادی کی کثافت بھی بڑھ رہی ہے اور زمین پر دباؤ بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ بڑھتی آبادی کا برا اثر سماجی، معاشی، سیاسی اور ثقافتی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔

ہاں دیدی، اس لئے تو حکومتیں بھی چھوٹا کنبہ رکھنے کو کہتی ہیں۔ بالکل سہی۔

ثقافتی رنگارنگی

دیدی ایشیا براعظم کی کچھ ثقافتی خصوصیات اور پہچان کے بارے میں بھی بتائیے۔ راجو نے تجسس ظاہر کیا۔ اس کے بارے میں میں تمہیں کل بتاؤں گی۔ کہہ کر دیدی نے راجو کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔ راجو بھی احترام میں اٹھ کر چلا گیا۔

اگلے دن راجو کو دیدی نے بلایا اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھما دی۔ کہا۔ اس کو پڑھو۔ اس سے تمہیں ایشیا کی ثقافتی جھلک ملے گی۔ راجو کتاب پا کر خوش ہوا۔ کتاب لے کر وہ پڑھنے بیٹھ گیا۔ پہلے ہی ورق پر عنوان تھا۔ 'ایشیا براعظم کی ثقافتی رنگارنگی اور ماحول' اس نے پڑھنا شروع کیا۔ ایشیا براعظم کی ثقافت میں ادب، موسیقی، لباس، رہن سہن، خورد و نوش وغیرہ میں کافی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ مختلف مذاہب، فلسفہ اور فرقے یہاں کی ثقافت کے اوصاف ہیں۔

دنیا کے سبھی مذاہب کی پیدائش اسی براعظم کی سرزمین پر ہوئی ہے۔ ہندو، مسلم، عیسائی، بودھ مذاہب وغیرہ کے ماننے والوں کو امتیاز حاصل ہے۔ دنیا کی قدیم تہذیبوں کی ترقی اسی براعظم کی ندی گھاٹیوں میں ہوئی ہے۔ دجلہ فرات ندی گھاٹی میں میسوپوٹامیا کی تہذیب (عراق)، سندھو گھاٹی کی تہذیب، (ہندوستان اور پاکستان)، ہوانگھو ندی گھاٹی تہذیب (چین)، ان

سبھی تہذیبوں کی وسعت ایشیا براعظم میں ہوئی ہے۔اتنی ساری تہذیبوں کا ایک براعظم میں عروج وزوال ایک نادر واقعہ ہے۔اسی لئے تو ایشیا براعظم کو 'تہذیبوں کا گہوارہ' کہا جاتا ہے۔موسم کی رنگارنگی کی وجہ سے اس براعظم میں مختلف انسانی نسلوں کے اقسام پائے جاتے ہیں۔ان انسانی نسلوں نے پہاڑوں، ریگستان، گھاس کے میدان، جنگل، ندی گھاٹیوں میں بڑی خوبی سے خود کو ضم کیا ہے۔کچھ انسانی نسلیں شکاری اور ذخیرہ اندوز ہیں تو کچھ موسمی ہجرت کو اپناتے ہیں۔

میدانوں اور گھاٹیوں میں کسان سماج نے روایتی کاشتکاری اور جدید کاشتکاری کے طریقوں کو آپسی میل جول کی صورت میں اپنایا ہوا ہے جیسے جاپانی کسان۔بیسویں صدی سے ایشیائی ملکوں میں قومیت کی لہر بھی دوڑی اس لئے ایشیائی ممالک نوآبادیاتی نظام سے نجات پائے۔اپنے عہد نوآبادیات کے دور کے دوران مغربی ممالک کے اثر سے یہاں ثقافتی بدلاؤ بھی آئے۔یہی وجہ ہے کہ سنگاپور، ہانگ کانگ جیسے علاقے مکمل طور پر یوروپی طرز پر شہری ہوئے ہیں۔

دھان یہاں کی اہم فصل ہے۔مچھلی بھی اہم غذا ہے۔سوشی جاپان کا اہم پکوان ہے۔جاپان، کوریا اور ویتنام کے لوگ لکڑی کی دو پتلی ڈنڈیوں کے سہارے کھانا کھاتے ہیں۔جب کہ بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ ملکوں میں انگلیوں پر کھانا کھاتے ہیں۔قدرتی رنگارنگی نے ایشیا میں کئی ثقافت کو جنم دیا ہے۔اس لئے اس براعظم کو کئی ثقافتی ممالک (ذیلی ریاستوں) میں بانٹا گیا ہے۔

مشرقی ایشیا—اس کے تحت چین، جاپان، شمالی کوریا، جنوبی کوریا جیسے اہم ملک ہیں۔تاریخی طور پر اس پورے علاقے پر چین کا غلبہ رہا ہے۔یہاں بودھ مذہب اور تاؤازم کی عظمت ہے۔زندگی پر کنفیوشش کے فلسفے کا اثر جھلکتا ہے۔چینی رسم الخط دنیا کا سب سے پرانا رسم الخط ہے۔اس کا اثر جاپان، شمالی کوریا، جنوبی کوریا کی زبان پر بھی پڑا ہے۔یہ اس علاقے میں لوگوں کا ایک دوسرے سے اشتراک کا اہم سبب ہے۔

جنوبی ایشیا—اس علاقے کے اہم ممالک، ہندوستان، بنگلہ دیش، پاکستان، نیپال، بھوٹان اور شری لنکا ہے۔یہاں ہندو مذہب کے علاوہ بودھ، جین، سکھ وغیرہ فرقوں کا طلوع ہوا۔جنوبی ہندوستان کی ریاستوں کے علاوہ شمالی شری لنکا میں دراوڑی ثقافت اور زبان پائی جاتی ہے۔لوگوں کے لباس، اور خورد نوش میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ادھر بنگلہ دیش اور ہندوستان کے مغربی بنگال میں بھی یکساں ثقافتی وراثت دیکھنے کو ملتی ہے۔

ہندوستان کے سکم، اروناچل، لداخ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ کے کچھ حصوں کے علاوہ نیپال اور بھوٹان جیسے ممالک میں یکساں ثقافتی ماحول دکھائی پڑتا ہے۔انڈو آرین زبان، پاکستان شری لنکا اور نیپال میں بولی جاتی ہے۔تبت اور برمنی زبان

شمال اور مشرقی شمالی ہندوستان میں بولی جاتی ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا— اس کے تحت میانمار، فلیپین، تھائی لینڈ، لاؤس، کمبوچیا، ملیشیا، سنگاپور، مشرقی تیمور، برونئی اور انڈونیشیا آتا ہے۔ یہ ممالک ہندوستان اور چین کی ثقافت اور مذہب سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ جنوبی مشرق ایشیا میں یہ ممالک اسلام اور عیسائی مذہب سے بہت زیادہ متاثر ہے۔ نوآبادیاتی نظام کی وجہ سے یہاں مغربی تہذیب کا بھی اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کی بہت اچھی مثال فلیپائن ہے جو امریکہ اور اسپین کی بیرونی حکومت سے متاثر رہا ہے۔

اس علاقے کی عام خصوصیت جو دیکھنے کو ملتی ہے وہ ہے مچان پر بنا ہوا گھر۔ دوسری خوبی ہے دھان کے کھیت۔ رقص بھی یہاں کی ایک خاص خصوصیت ہے جس میں ہاتھ اور پیروں سے کافی لے آمیز گردش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے فن وادب بھی ہندو، چینی، بودھ اور اسلام کے ادب سے متاثر ہے۔

مغربی ایشیا— یہ علاقہ بہت سارے ممالک کو ضم کئے ہوئے ہے۔ یہ علاقہ اسلام، عیسائی جوڈازم کی تاریخی جائے پیدائش ہے۔ آج یہاں اسلام مذہب کو امتیاز حاص ہے۔ تقریباً 90 فیصدی لوگ مسلم ہیں۔ ثقافتی طور سے یہ علاقہ ترک، عرب اور ایرانی ہے۔ عراق ایک ایسا انوکھا ملک ہے جہاں یہ تینوں ثقافتیں ایک ساتھ پائی جاتی ہیں۔ زیادہ تر عرب ممالک ریگستان میں ہیں اور یہاں خانہ بدوش پائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے جدید شہر بھی ریت کی اونچائی پر واقع ہیں جس کی بہت اچھی مثال ابوظہبی، عمان، ریاض، دوحہ اور مسقط ہے۔ اناتولیا کا پٹھار جو ترکی میں پایا جاتا ہے وہاں معتدلہ سرد وگرم قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے اور اس کے ساحلی حصے میں شفاف بحیرہ روم کی آب وہوا ملتی ہے۔ ایران کے پٹھار میں متنوع اقسام کے نشیب ہیں۔ ایران کے شمال میں پہاڑی علاقے ہیں۔ اس پر ریگستانی پٹھار اور گرم منطقہ حارہ کے جنگل کیسپین ساگر کی سمت میں پائے جاتے ہیں۔ مغربی ایشیا کی خورد ونوش بہت سے ممالک کی ثقافت کی ملی جلی شکل ہے۔ جس میں عرب، ترکی، شمالی افریقہ اور ایران وغیرہ کی خورد ونوش شامل ہیں۔ یہاں کا کھانا مختلف اور مقوی ہے۔ یہاں کا ادب بھی بہت مالا مال ہے جس میں عربی اور ایرانی تہذیب کا غلبہ ہے۔ ۱۰۰۱ عربین نائٹس یہاں کی انتہائی مشہور ادبی تخلیق ہے۔

وسطی ایشیا— اس علاقے میں خاص طور پر پہلے کے سوویت اشتراکیت پسند جمہوریت کے پانچ ممالک شامل ہیں۔ قزاکستان، خرگزستان، تزاکستان، ازبکستان اور ترکمینستان۔ یہاں کا سب سے اہم مذہب اسلام ہے۔ وسطی ایشیا کی تاریخی حیثیت سلک روٹ کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ یہاں کی ثقافت بالکل الگ اور رنگارنگی سے معمور ہے۔ یہ تاریخی دور میں مختلف لوگوں کے ذریعہ فتح کیا جاتا رہا ہے جیسے۔ منگول، ایرانی، تاتر، روسی وغیرہ۔ یہاں کی ثقافت چین، جنوبی ایشیا، ایران، عرب،

ترکی اور منگول کی ثقافت سے متاثر ہے۔ اس علاقے کے اسٹیپی گھاس کے میدان کے رہنے والے خانہ بدوشی جیسی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہاں کی موسیقی بہت ہی سریلی اور پوری دنیا میں پسند کی جاتی ہے۔ یہاں کی خورد ونوش پر ہندوستان، پاکستان، چین اور آذربائجان کے کافی اثرات دکھائی پڑتے ہیں۔ سلک روٹ کی وجہ سے یہاں کے ادب پر چین، ہندوستان، ایران، عرب کے ادب کا اثر بھی ہے۔

شمالی ایشیا— یہ علاقہ روس کے تحت ہے۔ یہ سائبریا کا جغرافیائی علاقہ ہے۔ یہاں شکاری اور مویشی پروری دو تین قبائل پائے جاتے ہیں۔ پرمافراسٹ (مٹی میں بھی برف جمع ہوجانا) کی وجہ سے کاشتکاری نہیں ہو پاتی ہے۔ پھر بھی جدید تکنیک کی مدد سے مغربی سائبریا میں گیہوں کے بڑے بڑے فارم کھولے گئے ہیں۔ ٹرانس سائبرین ریلوے اور کھدائی کے کاموں سے یہاں جدید طرز زندگی کا اثر پڑا ہے۔ ناموافق صورت حال کی وجہ سے ہی یہاں آبادی معتدل ہے۔

مذہبی زندگی— ایشیا براعظم کی طرز زندگی پر مذاہب کا کافی اثر پڑا ہے۔ ہندو، جین، بودھ، سکھ مذہب کی عروج وارتقا ہندوستان میں ہوئی۔ جاپان اور چین میں کنفیشش ازم، تاؤو، شنتو مذہب کا عروج ہوا۔ دیگر مذاہب میں بہائی مذہب بھی اہم ہے۔ دلی میں بہائی مذہب کا ایک قابل دید لوٹس مندر ہے۔ آج دنیا کے 30 فیصدی مسلم جنوبی پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، مالدیپ میں رہتے ہیں۔ دنیا میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی انڈونیشیا میں ہے۔ اس کے علاوہ فلیپائن، برونئی، ملیشیا، چین، روس میں بھی بڑی تعداد میں مسلم رہتے ہیں۔ عزرائیل ملک میں یہودی مذہب کے ماننے والے لوگ ہیں۔ مشہور سائنس داں البرٹ آئنسٹائن یہودی ہی تھے۔ افغانستان میں بامیان کی پہاڑیوں میں کھدائی کے بعد ملی بدھ کی مورتی بدھ ازم کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ ایشیا براعظم میں مختلف علاقوں میں الگ الگ تیوہار اور جشن منائے جاتے ہیں۔ چین اور جاپان میں سال نو کے جشن کو بڑے جشن کی شکل میں مناتے ہیں۔ فلیپائن کو تیوہاروں کا ملک کہا جاتا ہے۔ یہاں سالوں بھر تیوہار منائے جاتے ہیں عید کا تیوہار پورے ایشیا میں مسلم جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

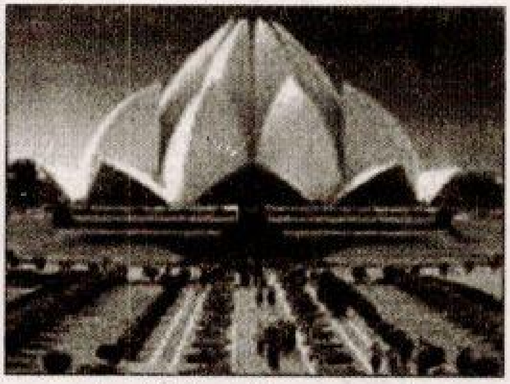

تصویر۔ 6.9 : بہائی مندر (لوٹس ٹمپل) دلی

اب تک راجو کو بھوک لگ آئی تھی۔ پکوانوں کے بارے میں پڑھ کر اس کی بھوک بڑھ گئی۔ اس نے دل ہی دل میں دیدی کا شکریہ ادا کیا۔ تبھی اس کی نظر کتاب کی جلد پر گئی اس پر ہندوستان کے مہاتما گاندھی، اندرا گاندھی، چین کے ماؤ تسے تنگ، میانمار کی آنگ سانگ سو کی، جاپان کے مئی جی۔ ویتنام کے ہو چی مینہ، انڈونیشیا کے سوکرنو، شری لنکا کی سراماو بھنڈار نائکے، بنگلہ دیش کے شیخ مجیب الرحمٰن کی تصویریں تھیں اور لکھا تھا— دنیا کو اپنے نظریات اور فلسفۂ حیات سے متاثر کرنے والے ایشیائی اشخاص۔ راجو ان تصویروں کو غور سے دیکھنے لگا۔ وہ بھول گیا کہ اسے بھوک لگی ہے۔

ایشیا براعظم سے جڑے اہم حقائق

سب سے گرم مقام	۔	متراوا (کوویت)
سب سے ٹھنڈا مقام	۔	برکھویانسک، سائبریا (روس)
میٹھے پانی کی جھیل	۔	بیکال جھیل (روس)
سب سے بارش والا مقام	۔	موسیگرام (بھارت)
دنیا کی چھت	۔	تبت
تہذیبوں کا گہوارہ	۔	ایشیا
اگتے سورج کا ملک	۔	جاپان
ہاتھیوں کا ملک	۔	تھائی لینڈ
انکورواٹ کا مندر	۔	کمبوڈیا
سب سے لمبی دیوار	۔	چین کی دیوار
سب سے اونچا سڑک راستہ	۔	کھردونگلا۔ لیہہ (ہندوستان)
سب سے اونچی بلڈنگ	۔	برج خلیفہ (متحدہ عرب امارات)
سمندر پر سب سے لمبا پل	۔	چین
مشرق کا وینس	۔	بینکاک
تاج محل	۔	آگرہ (ہندوستان)
سب سے اونچا ریل راستہ	۔	چین

مشقی سوالات

I. صحیح متبادل کا انتخاب کریں۔

۱. ایشیا کے مشرق میں ہے—

(الف) بحرالکاہل (ب) یوروپ

(ج) بحر ہند (د) بحراحمر

۲. دنیا کی چھت کہلاتی ہے—

(الف) تبت کا پٹھار (ب) ماؤنٹ ایوریسٹ

(ج) نیل گری پہاڑ (د) یورال کوہستانی سلسلہ

۳. ایشیا کے جنوبی حصے کی آب وہوا ہے—

(الف) سرد و گرم (ب) گرم

(ج) ریگستانی (د) خط استوائی

۴. سب سے زیادہ مسلم آبادی والا ملک ہے—

(الف) برونئی (ب) ایران

(ج) کمبوڈیا (د) انڈونیشیا

۵. ہوانگھو ندی گھاٹی تہذیب نے وسعت پائی—

(الف) چین میں (ب) ہندوستان میں

(ج) ایران۔عراق میں (د) مصر میں

II. صحیح میلان کریں۔

۱. ریڈیر — الف. فن لینڈ

۲. نوکیلی دھاری پیڑ — ب. کیورائل

۳. ٹھنڈا آبی سیلان	ج. ٹنڈرا علاقہ
۴. تیوہاروں کا ملک	د. شمالی ایشیا
۵. گھاس کا میدان	ہ. ٹیگا
۶. سائبریا	و. اسٹیپی

III. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔ (زیادہ سے زیادہ 50 الفاظ میں)

۱. ایشیا براعظم کی چوحدی لکھیے۔

۲. ایشیا کو یوروپ سے الگ کرنے والے قدرتی عوامل کے نام لکھیے۔

۳. 'تہذیبوں کا گہوارہ' ایشیا کو کیوں کہا جاتا ہے؟

۴. ایشا براعظم میں کاشتکاری گزر بسر کا اہم وسیلہ ہے۔ کیسے؟

IV. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔ (زیادہ سے زیادہ 200 الفاظ میں)

۱. ایشیا تنوع سے بھرا علاقہ ہے۔ کیسے؟

۲. ایشیا براعظم کی آبادی عظیم الشان ہے۔ کیوں؟

۳. ایشیا کے ثقافتی علاقوں کے بارے میں لکھیے۔

۴. ایشیا کے اہم ملکوں کے اوصاف لکھیے؟

کچھ کرنے کو:

۱. ایشیا کے نقشے پر سارک ممالک کو نشان زد کیجیے۔

۲. ایشیا براعظم کے نقشے پر اہم جزیروں، ندیوں، پہاڑوں کو نشان زد کیجیے۔

۳. اخبار میں شائع ایشیائی ملکوں سے متعلق خبروں سے کاٹ کر Scrap Book بنائیے۔

۴. ایشیا کے نقشے پر سب سے گرم اور سب سے ٹھنڈے علاقے کا نشان زد کیجیے۔

اکائی ۔ ۷

جغرافیائی اعداد وشمار کی پیش کش

آج اسکول میں صبح سے ہی خوب چہل پہل تھی۔ کیوں کہ آج اسکول میں سالانہ امتحان کے رزلٹ کا اعلان کیا جانا تھا۔ کچھ بچے اکیلے تو کچھ اپنے گارجین کے ساتھ اسکول کے ہال میں چہرے پر الگ الگ تاثرات لئے آرہے تھے۔ سبھی بچے اسکول کے ہال میں کھڑے ہو کر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں پرنسپل کے ذریعہ اعلان کیا گیا کہ سبھی بچے اپنے اپنے کلاس میں چلے جائیں۔ سبھی بچے کلاس میں چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں کلاس ٹیچر پہنچے اور طلبہ کے درمیان رپورٹ کارڈ تقسیم کر کے ہال میں آ کر بیٹھ گئے۔ ٹیچر کے چلے جانے کے بعد طلبہ رزلٹ پر تذکرہ کرنے لگے۔ ہر کوئی دوسرے کے نمبر اور کلاس میں اپنی جگہ کے بارے میں جاننے کو بے چین تھا جس کی وجہ سے کلاس میں بہت شور ہو رہا تھا۔ اچانک انجو کے دماغ میں ایک چالاکی آئی، اس نے سبھی بچوں کو بیٹھنے کے لئے کہا اور چاک کا ایک ٹکڑا لے کر بلیک بورڈ پر سبھی بچوں کے رول نمبر پکار کر ان کے حاصل نمبر لکھنے لگی۔

رول نمبر ۔1	رول نمبر ۔2	رول ۔3	رول نمبر ۔4	رول نمبر ۔5
415	228	332	545	465
رول نمبر ۔6	رول نمبر ۔7	رول نمبر ۔8	رول نمبر ۔9	رول نمبر ۔10
365	462	316	500	525

اعداد وشمار کا مجموعہ

حاصل اطلاعات اور جانکاری کو ہندسوں کی صورت میں تبدیل کرنا اعداد وشمار کہلاتا ہے۔ جب ان اعداد وشمار کو فہرست اور تصویر کے توسط سے دکھایا جاتا ہے تو اسے اعداد وشمار کی پیش کش کہتے ہیں۔

اس بنیاد پر انجو نے بتایا کہ ترتیب نمبر ۔4 نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے، ترتیب نمبر 10 نے سکنڈ ڈویژن حاصل کیا

ہے اور ترتیب نمبر۔ 9 نے تھرڈ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ اسی دوران کلاس میں ٹیچر داخل ہوئے۔ ٹیچر نے پوچھا۔ یہ فہرست کس نے بنائی؟

انجو نے کہا— میں نے، یہ ہمارا رزلٹ ہے جسے میں فہرست وار کیا ہے اس سے ہم کلاس میں فرسٹ، سکنڈ اور تھرڈ ڈویژن پانے والے طلبہ کا نام پتا کر رہے تھے۔

ٹیچر نے کہا— ایسی فہرست ہم اور کہاں بنا سکتے ہیں؟

انجو نے کہا— حاضری رجسٹر سے بھی یہ جان سکتے ہیں کہ کون سا طالب علم سب سے زیادہ دنوں تک حاضر رہا ہے اور کون سب سے کم دنوں تک حاضر رہا ہے۔

ٹیچر نے کہا— اعداد وشمار کو خاکے کے توسط سے بھی دکھلایا جا سکتا ہے، خاکے میں اعداد وشمار خطوط، بار، دائروں، تصویروں وغیرہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس سے اعداد وشمار زندہ ہو جاتے ہیں۔

پرویز نے پوچھا— سر، خاکوں سے اعداد وشمار کی پیش کش کے کیا فائدے ہیں؟

ٹیچر نے کہا— اعداد وشمار کی لمبی چوڑی اطلاعات کو خاکوں کے ذریعہ ہی آسانی سے سمجھا اور سمجھایا جا سکتا ہے۔ چونکہ خاکے تصویری ہوتے ہیں، اس لئے دیدہ زیب اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ پیش کئے گئے رجحان کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کنچن نے پوچھا— سر، خاکوں کی کچھ قسمیں بھی ہوتی ہیں؟

ٹیچر نے کہا— ہاں، خاکوں کے کئی شکلیں ہوتی ہیں۔۔ ان میں اہم ہیں:

(۱) بارگراف — Line Graph

(۲) بارڈائگرام — Bar Diagram

(۳) محوری ڈائگرام — Pie Diagram

خاکوں کا انتخاب

دیوا کر نے پوچھا— سر کیا سبھی اعداد وشمار کو ان تینوں خاکوں میں دکھایا جا سکتا ہے؟

ٹیچر نے کہا— اعداد وشمار مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔ اعداد وشمار کی بنیاد پر خاکوں کا انتخاب کرنا ایک اہم کام ہے تب

ہی اعداد وشمار کی صحیح پیش کش ہو سکتی ہے۔مناسب خاکوں کا انتخاب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اعداد وشمار کا رجحان کیا ہے؟ اعداد وشمار سے اگر مختلف سالوں کی پیداوار یا آبادی کو دکھانا ہوتا ہے تو بارگراف کو منتخب کیا جاتا ہے۔بارگراف کے ذریعہ متعلقہ اعداد وشمار (گھٹنا، بڑھنا) کو دکھایا جاتا ہے۔

اس کے برعکس، جب اعداد وشمار (مطلق اعداد وشمار) کچھ ملکوں، فصلوں، بارش وغیرہ کا ہوتا ہے تب ایسی صورت میں بارڈائگرام کا انتخاب کیا جاتا ہے۔لیکن جب کسی اعداد وشمار کے گروپ میں مختلف ملکوں، ریاستوں وغیرہ کے ساتھ ہی ایک عدد کئی یا بقیہ ملکوں یا ریاستوں کے ساتھ کل جوڑ میں ہوتا ہے تب ایسی صورت میں محوری ڈائگرام کو منتخب کیا جاتا ہے۔

(ا) بارڈائگرام : بارگراف میں ہندسوں کو ایک لکیر کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ جغرافیائی عناصر جیسے بارش، حرارت، نمی، آبادی میں اضافہ، شرح پیدائش، شرح اموات، پیداوار وغیرہ کی آسانی سے پیش کش کی جاسکتی ہے۔

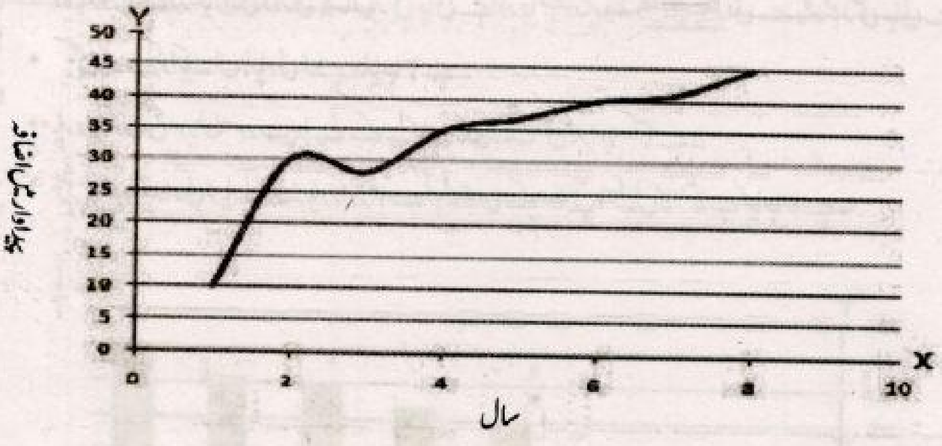

تصویر۔ 7.1 : بارگراف

بارگراف بنانے کے اصول

- بارگراف کا ایک واضح اور مناسب عنوان ہونا چاہئے۔
- گراف بنانے سے پہلے مناسب اسکیل کا انتخاب کرنا چاہئے۔
- Y محور (خط مستقیم اور خط منحنی) پر صفر سے ناپا جاتا ہے۔
- گراف میں درج نقطوں کو خط مستقیم یا خط منحنی کے ساتھ ملادیتے ہیں لیکن لکیروں کی جسامت ایک جیسی ہونی

چاہئے۔

• مہینے، سال، ریاست، ملک (آزاد اعداد وشمار) وغیرہ کو X محور پر دکھانا چاہئے اور پیداوار، آبادی وغیرہ (منحصر کرنے والے اعداد وشمار) کو Y محور (خط مستقیم) پر دکھانا چاہئے۔

(۲) بارڈائگرام : اس میں اعداد وشمار کو باروں یا مستطیل کی صورت میں پیش کش کی جاتی ہے۔اس میں سبھی باروں یا مستطیل کی چوڑائی یکساں ہوتی ہے لیکن اونچائی اعداد وشمار کے مطابق لمبی یا چھوٹی ہوسکتی ہے۔

بارڈائگرام بنانے کے اصول

بار لفظ کا استعمال ایک مستطیل کے لئے کیا جاتا ہے۔خاکے کے سبھی باروں کی چوڑائی ایک سی رہتی ہے لیکن اونچائی یا لمبائی پیش کردہ قیمتوں کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔لیکن چوڑائی تمام حالتوں میں ایک جیسی رہتی ہے۔

• دو باروں کے درمیان کی دوری یکساں رکھی جاتی ہے اور عام طور پر ڈنڈوں کی چوڑائی سے کچھ کم رکھی جاتی ہے۔
• سبھی باروں کو ایک ہی بنیادی خط پر بنایا جاتا ہے۔
• باروں کو واضح اور خوبصورت بنانے کے لئے ان میں رنگ بھی بھرا جاسکتا ہے۔
• پیش کردہ مقدار کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم قیمتوں کے مطابق اسکیل کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

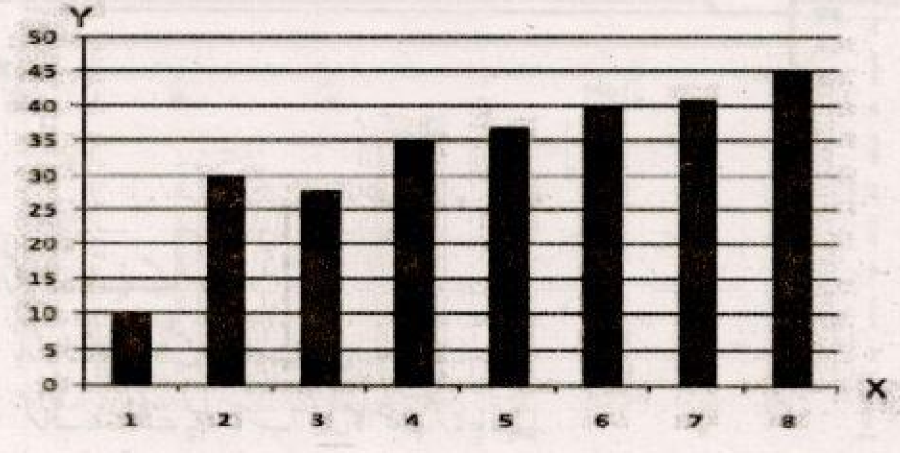

تصویر۔ 7.2 : بارڈائگرام

محوری ڈائگرام

جب ہندسوں کے گروپ کی مختلف اکائیوں کے حصے کو پیش کرنا ہوتو اس کے لئے محوری ڈائگرام کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس میں دائرہ پوری مقدار کے جوڑ کا ماحصل ہوتا ہے اور دائرہ کو ڈگری کی بنیاد پر مختلف حصوں میں بانٹ کر متاثر مقدار کو فیصدی میں دکھایا جاتا ہے۔تب ایسی تصویر کو محوری ڈائگرام کہتے ہیں۔

جیسے درج ذیل فہرست میں ہندوستان کے مختلف وسائل سے سینچائی کیا ہوا رقبہ کا فیصد اعداد وشمار ہے اسے محوری ڈائگرام میں بدلنا ہے۔

ذرائع	سینچائی کیا ہوا رقبہ (فیصد میں)
کنویں	44
نہریں	33
تالاب	6
دیگر ذرائع	17

تصویر۔ 7.2 : محوری خاکہ

اعداد وشمار کو ڈگری میں بدل کر تب انہیں دائرہ میں بدل دیا جاتا ہے۔محوری ڈائگرام کو ایک گردشی ڈائگرام بھی کہا جاتا ہے۔

محوری ڈائگرام بنانے کے پہلے اعداد وشمار کو گروپ کو گھٹتی ہوئی ترتیب میں لکھ دیتے ہیں۔سب سے پہلے اعداد وشمار کے ہندسی قیمت کا کل جوڑ حاصل کرتے ہیں۔یہ کل جوڑ 360° ڈگری کو دکھاتا ہے۔اسی تناسب میں مختلف اکائیوں کے لئے بھی ہندسی قیمت کا پیمانہ ڈگری میں نکالتے ہیں۔اس کے بعد ان کا خاکے کو ڈرائنگ پیپر پر دائرہ کے تحت کرتے ہیں۔کبھی کبھی ہندسے فیصد میں دیئے جاتے ہیں۔ایسی صورت میں کل فیصد سو ہوتا ہے۔ یہ 100 فیصد 360° کو دکھاتا ہے۔اسی تناسب میں مختلف فیصدوں کے اعداد وشمار کا خاکہ دائرہ کے اندر کرتے ہیں۔

ٹیچر نے کہا۔۔اس طرح جغرافیہ کے مختلف طرح کے موضوعات کے مطالعے اور وضاحت کے لئے الگ الگ قسم کے

خاکے بنائے جاتے ہیں۔جس سے حقائق کے موازنہ ومقابلہ کی سہولت ہو جاتی ہے۔

آج بچے رزلٹ والے دن بھی اتنی اہم جانکاری پا کر بڑے خوش ہوئے اور ٹیچر کا شکریہ ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کی طرف چل دیئے۔

مشقی سوالات

I. صحیح متبادل کا انتخاب کریں۔

۱. کس بار کا دوسرا نام گردشی بار ہے—؟

(الف) بارگراف (ب) محوری ڈائگرام

(ج) بارڈائگرام (د) ان میں کوئی نہیں

۲. باروں کا انتخاب کس بات پر منحصر کرتا ہے؟

(الف) ہندسوں کے رجحان پر (ب) ہندسوں کے ہندسی شکل پر

(ج) ہندسوں کی لمبائی پر (د) مذکورہ سبھی

۳. خط منحنی کے ذریعہ دکھایا گیا ڈائگرام کہلاتا ہے—

(الف) منحنی ڈائگرام (ب) بارڈائگرام

(ج) خط ڈائگرام (د) مذکورہ سبھی

۴. X-Y محور کے تحت Y محور پر کس طرح کے ہندسوں کو دکھایا جاتا ہے؟

(الف) آزاد ہندسہ (ب) منحصر کرنے والا ہندسہ

(ج) ان میں کوئی بھی (د) سبھی غلط ہے۔

۵. ایک دائرہ کا کل پیمانہ کتنی ہوتی ہے؟

(الف) 90^0 (ب) 180^0

(ج) 360^0 (د) 0^0

II. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

ا. ڈائگرام بنانے سے پہلے مناسب..............................کا انتخاب کرتے ہیں۔

۲. بارڈائگرام میں ہندسوں کو..............................کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے۔

۳. 'Y' محور پر اسکیل..............................سے شروع کیا جاتا ہے۔

۴. سبھی ڈائگرام کو ایک ہی..............................پر بنایا جاتا ہے۔

۵. ہندسے..............................طرح کے ہوتے ہیں۔

II. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔ (زیادہ سے زیادہ 50 الفاظ میں)

ا. اعداد و شمار کی پیش کش سے کیا سمجھتے ہیں؟

۲. بارڈائگرام کسے کہا جاتا ہے؟

۳. محوری دائرہ کیا ہے؟

IV. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

ا. دیئے گئے ہندسوں کو بارڈائگرام سے دکھایئے۔

ہندوستان میں سال وار شرح پیدائش

سال	:	1940	1950	1960	1970	1980	1990
شرح پیدائش (فی ہزار)	:	45	40	42	41	37	31

۲. دیئے گئے ہندسوں کو بار گراف سے دکھائیے۔

پٹنہ شہر کی سال بھر کی درجہ حرارت

مہینہ	:	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
درجہ حرارت	:	16	18	20	25	30	35
		جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
		32	30	32	28	25	20

۳. مندرجہ ذیل ہندسوں کے لئے محوری ڈائگرام بنائیے۔

ہندوستان میں زمین کا استعمال

زمین کا استعمال	رقبہ (کروڑ ہیکٹر میں)
۱. خالص بویا گیا علاقہ	14.24
۲. جنگلات کی زمین	6.80
۳. زراعت کے لائق بنجر زمین	1.50
۴. دیگر زمین	7.96